ادبیات

سرودِ کارواں

(از جناب نہال صاحب سیوہاروی)

جہادِ زندگی میں کیوں ہو سرگراں چلے چلو
رواں دواں چلے چلو، رواں دواں چلے چلو

بلندیوں پہ ہو نظر، قدم اٹھاؤ بے خطر
نہیں ہیں دور مہر و ماہ و کہکشاں چلے چلو

ڈرو نہ غم کی رات سے، تموجِ حیات سے
بلا سے سخت ہی سہی یہ امتحاں چلے چلو

ہو سر پہ بارشِ ستم، مگر رکو نہ اک قدم
ہزار ٹوٹتی رہے برقِ بے اماں چلے چلو

جو عزم استوار ہے تو فتح ہمکنار ہے
کرو نہ بھول کر شکست کا گماں چلے چلو

یہ کیا جھجک کے رہ گئے بلند و پستِ دہر سے
مجاہدانہ مثلِ رودِ نغمہ خواں چلے چلو

ہیں ہمنیں اگر یہی ملیگا کوئی دوست بھی
نہ ہوگا یہ جنونِ شوق رائیگاں چلے چلو

قریں ہے منزلِ طرب، گذر چکا ہی دورِ شب
افق سے جلوۂ سحر ہوا عیاں چلے چلو

دوچند ہو یہ ولولہ، مجاہدانِ قافلہ
یونہی ہوئے ہیں کامگار و کامراں چلے چلو

نہیں ہے جورِ آسماں کی اصل جز خیال کچھ
بجز خیال کیا ہے جورِ آسماں چلے چلو

بشر جہاں ہو جاگزیں کچھ ایک خاکداں نہیں
ہیں چشمِ انتظار اور خاکداں چلے چلو

فسردہ ہو جائے دل، ہو بانگِ نغمہ متصل
ترانہ زن چلے چلو، سرود خواں چلے چلو

ہو جس مقام سے گذر بہشتِ نو ہو جلوہ گر
برنگِ موسمِ بہار گلفشاں چلے چلو

مٹاؤ خوف و حزم کو، بڑھاؤ پائے عزم کو
تمہارے دم سے ہی ثباتِ کارواں چلے چلو

پئے فلاح روزگار سعیٔ پے بہ پے کریں
جہاتِ شرق و غرب کو برنگِ ابر طے کریں

حسنِ تغزّل

از جناب تابش صاحب دہلوی

شکستِ دل کی ایک ایک آہ میں آواز آتی ہے
مگر دنیا کہیں مشقِ ستم سے باز آتی ہے!!

نیازِ شوق کر نقشِ جبیں میں وسعتیں پیدا
کوئی دم میں کسی کی جلوہ گاہِ ناز آتی ہے،

مجھے دھوکا ہے بختِ نارسا پر بخت دشمن کا
کہ ان کی ہر نظر مجھ تک غلط انداز آتی ہے

فروغِ گل مبارک ہم چمن سے بے تعلق ہیں
نہ اب ہے شوقِ آزادی نہ اب پرواز آتی ہے

کئے جا جلوہ سوزی تو فروغِ حسن سے لیکن
کہیں دیدار سے چشمِ تماشا باز آتی ہے

ضیائے حُسن نے کھولی حقیقت حسن کی ورنہ
تجلّی تک نظر خود پردہ دارِ راز آتی ہے

جہاں میں صرف دردِ دل مرا ہمدرد ہے تابشؔ
لبِ فریاد پر فریاد ہی دمساز آتی ہے

رباعی

حضرت جاذبؔ دہلوی

مرا یہ فرض ہے جب کائنات سوتی ہو
زمیں کے نام ستاروں کا میں پیام لکھوں

سحر تو زندہ ہوئی گریۂ سحر کے لئے
کٹی ہے رات جو آنکھوں میں کس کے نام لکھوں